محمد اعلیٰ تھانوی اور کشاف اصطلاحات الفنون

زاہدہ نسرین سلہری

مولانا محمد اعلیٰ بن حامد بن صابر الحنفی العمری التھانوی کے نام میں اختلاف ہے۔ کشاف الاصطلاحات والفنون کے سرورق پر نام "اعلیٰ" لکھا ہے مگر کتاب کے اندر "علی" لکھا ہوا ہے۔ اس طرف ڈاکٹر زبید احمد نے بھی اپنی کتاب "عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ" میں قارئین کی توجہ مبذول کرائی ہے۔(۱) غالب خیال یہی ہے کہ یہ طباعت کی غلطی ہے۔ بروکلمان نے مولینا کا نام اعلیٰ ہی لکھا ہے لیکن کتاب کے نام میں کشاف کی جگہ کشف درج کیا ہے۔ ڈاکٹر زبید احمد کے مطابق کتب خانہ بانکی پور پٹنہ کی فہرست کے مرتب نے مصنف کا نام علی لکھا ہے۔ لبستانی نے بھی دائرہ معارف میں آپ کا نام علی ہی لکھا ہے۔(۲)

نزہت الخواطر میں "شیخ فاضل محمد اعلیٰ بن علی بن حامد بن صابر الحنفی العمری التھانوی" پورا نام لکھا ہے(۳) جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علی ان کے والد بزرگوار کا نام تھا جن کو مولینا اپنا استاذ بھی بتاتے ہیں اور جن سے نحو و ادب کی کتابیں پڑھیں۔ اعلیٰ ان کا اپنا اصل نام ہے۔

مولینا محمد اعلیٰ تھانوی تھانہ بھون ضلع مظفر گڑھ (انڈیا) کے رہنے والے تھے اور اپنے زمانے کے بڑے فاضل اور جید عالم تھے۔(۴) مولینا عالمگیر کے عہد میں تھانہ بھون کے قاضی تھے۔ ان کی انگشتری کا نقش یہ تھا۔

"خادم شرع والا محمد اعلیٰ"

اور وہ تھانہ بھون ہی میں مدفون ہیں۔(۵)

"مولینا رجال العلم میں سے تھے۔ انہوں نے نحو اور عربی کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور اس میں گہری نظر اور مہارت پیدا کی۔ پھر تو خاص علوم حکمیہ کے حاصل کرنے میں منہمک ہو گئے۔ وہ اساتذہ سے تحصیل

پر انحصار نہ کر سکے۔ چنانچہ انہوں نے خود بہت سی کتابیں جمع کیں اور ایک مدت ان کتب کے مطالعے میں جو ان کے پاس موجود تھیں صرف کی۔ آپ نے جگہ جگہ سے مصطلحات کو اکٹھا کیا اور ایک جامع تصنیف میں ان کو مرتب کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی قبر کے پاس بیٹھ کر مطالعہ کرنے سے دقیق معانی کا کشف ہوتا ہے۔[6]

مولینا تھانوی اپنی کتاب کشاف الاصطلاحات و الفنون کے مقدمہ میں یوں رقمطراز ہیں۔

"جب میں اپنے استاد اور والد ماجد کی خدمت سے تمام علوم پڑھ کر فارغ ہوا تو میں نے تمام فلسفیانہ علوم اور ریاضی، علم حساب، ہندسہ، اصطرلاب، ہیئت، طبیعات اور الٰہیات جیسے علوم کے ذخائر کی جانب ان کے حصول کے لئے جدوجہد کی۔ مجھے ان تمام علوم میں اپنے اساتذہ سے کوئی مدد نہ ملی۔ تو پھر میں نے اپنے وقت کا ایک بڑا حصہ ان کتابوں کے مطالعے میں صرف کرنا شروع کر دیا جو میرے پاس موجود تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن کو کشادہ فرمایا اور میں نے ایک مصطلحات پر مشتمل کتاب کو دوران مطالعہ اقتباس کی شکل دے دی۔"[7]

مولینا کی دو تصانیف کا پتہ چل سکا ہے۔

۱۔ کشاف الاصطلاحات والفنون۔

۲۔ دوسری قابل قدر تصنیف اراضی ہند سے متعلق ہے۔ جس کا مخطوطہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کتب خانے میں ہے۔[8]

کشاف الاصطلاحات والفنون۔

مولینا محمد اعلیٰ تھانوی صاحب کی کتاب کشاف الاصطلاحات والفنون چار ضخیم جلدوں میں ایک قسم کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ یہ کتاب ۱۷۴۵ء/۱۱۵۸ھ میں عربی زبان میں لکھی گئی۔ یہ چاروں جلدیں کلکتہ سے ۱۸۴۰ء میں چھپ گئی ہیں جس کا اہتمام ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ نے کیا۔[9]

اس کتاب کو انہوں نے دو فنون میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا فن الفاظ عربیہ پر مشتمل ہے اور دوسرا فن الفاظ عجمیہ پر۔ تھانوی صاحب نے علوم مدونہ کا ذکر علیحدہ ایک مقدمے

میں کیا ہے۔ مدرسۂ عالیہ کے ایک فاضل مدرس وجیہ صاحب نے اس کی تصحیح کی اور اس میں کچھ اضافے بھی کئے۔(۱۰)

شیخ محمد اعلیٰ کی یہ کتاب اگرچہ تمام اصطلاحات کا احاطہ نہیں کرتی تاہم اس کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کتاب بلا شبہ علمی مصطلحات کا ایک عظیم دائرہ معارف ہے۔ شیخ صاحب کو جیسا کہ مقدمہ میں انہوں نے ذکر کیا ہے یہ شدید احساس تھا کہ مختلف علوم وفنون کی فنی اصطلاحات کے بارے میں کوئی جامع کتاب موجود نہیں۔ پھر ایک ہی اصطلاح دو یا اس سے زائد فنون میں مستعمل ہے اور ہر جگہ اس کا مفہوم جدا ہے۔ اس لئے انہوں نے ایک ایسی کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا جس میں تمام فنی اصطلاحات کا ہر علم کے اعتبار سے احاطہ کیا جائے تاکہ طالبان علم ودانش جب فارغ التحصیل ہو کر درس وتدریس یا تصنیف وتالیف میں مشغول ہوں تو انہیں شیوخ واساتذہ کی بار بار ضرورت نہ پڑے۔(۱۱)

مولانا شیخ محمد اعلیٰ تھانوی اپنی کتاب کشاف الاصطلاحات والفنون کے مقدمہ میں ذکر کرتے ہیں:

"میں نے ایک مصطلحات پر مشتمل کتاب کو دوران مطالعہ اقتباس کی شکل دے دی اور اس کے بعد میں نے اس کو علیحدہ علیحدہ مختلف ابواب میں ترتیب دے کر حروف تہجی کے ساتھ لکھا تاکہ ہر فن کی اصطلاح کا نکالنا آسان ہو جائے۔ پس اس طرح میں نے ایک جامع کتاب کو ترتیب دے دیا۔ اور جب میں اس کی نظر ثانی سے ۱۱۵۸ھ میں فارغ ہوا تو میں نے اس کا نام کشاف الاصطلاحات والفنون رکھا۔"(۱۲)

اس کتاب کی طباعت ۴ محرم ۱۲۷۸ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۸۶۱ء کو مکمل ہوئی۔(۱۳)

کشاف اور دیگر کتب مصطلحات کا موازنہ

زیر نظر کتاب اپنی ترتیب کے لحاظ سے اور تصنیفی اسلوب کے اعتبار سے بقیہ کتب مصطلحات اور کشافات سے مختلف ہے۔ دیگر کتب کے ساتھ اس کا موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف نے اپنے مقدمہ میں جو دعویٰ کیا ہے کہ ان کی کتاب کشاف کے طریق پر لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے پہلی کتاب ہے جو کہ تمام علوم مدونہ وغیر مدونہ، آلیہ وعالیہ، عقلیہ ونقلیہ، حقیقیہ وغیرہ حقیقیہ کی

اصطلاحات پر مشتمل جامع اور حاوی کتاب ہے تو ان کا یہ دعوی دیگر کتب مصطلحات کے مطالعے کے بعد صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ مولینا کی اس تصنیف سے پہلے ہر علم و فن سے متعلق علیحدہ علیحدہ کشاف اور مصطلحات الفنون کی کتابیں لکھی جاتی رہی تھیں۔ مثلاً طب میں بحر الجواہر یا حدود الامراض اور تصوف میں لطائف اشرفیہ جیسی کتابیں۔ دراصل مولینا تھانوی کی اس تصنیف سے پہلے تمام مصطلحات علم لغت کے ذیل میں آیا کرتی تھیں اور علم لغت کا ایک شعبہ سمجھی جاتی تھیں۔ یا پھر کتب طبقات حکماء و فلاسفہ، کتب تاریخ علوم و فنون، علماء و فلاسفہ کی سوانح اور مختلف علوم و فنون کی تعریفات کے ذیل میں اصطلاحات کا ذکر کیا جاتا تھا۔ جیسے ابن ندیم کی کتاب الفہرست۔ ابن ابی اصیبعہ کی طبقات الاطباء والحکماء، قفطی کی اخبار الحکماء، ابو المعشر البلخی کی کتاب الالوف وغیرہ وغیرہ۔ بعد میں بعض اصحاب علم نے متذکرہ ماخذ سے علیحدہ کر کے کچھ ایسی کتابیں تالیف کیں جن میں ہر فن اور ہر علم کی مصطلحات کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ مولینا تھانوی صاحب نے سب سے پہلے مصطلحات علوم و فنون کی ایک جامع کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے تمام علوم کی مصطلحات پر مشتمل ایک جامع کتاب تصنیف کی۔ اس لئے مولینا کی اس کتاب کو تمام کشافات اور انسائیکلوپیڈیک کتابوں میں ایک بڑا مقام اور اولیت کا درجہ حاصل ہے۔

مولینا کی اس کتاب کشاف الاصطلاحات کے بعد تمام علوم و فنون کی جامع مصطلحات پر مشتمل کتابوں کی تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مثلاً مفتاح السعادۃ، دستور العلماء، مطلع العلوم فی بحر الفنون وغیرہ وغیرہ۔ ان کتابوں میں تمام علوم و فنون کی جامعیت کا لحاظ رکھا گیا۔ لیکن مفتاح السعادہ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے مقابلے میں کشاف کی ترتیب زیادہ اچھی ہے۔ مثلاً کشاف میں اصطلاحات کی تخریج کا اسلوب دو طریقوں پر رکھا گیا ہے۔

۱۔ الالفاظ العربیہ۔ ۲۔ الالفاظ العجمیۃ۔ اس کے علاوہ ایک نہایت مبسوط مقدمہ بھی ہے جو کم و بیش اٹھاون صفحوں میں پھیلا ہوا ہے۔ جس میں تدوین علوم، تقسیم علوم، تشریح علوم اور آداب تشریح علوم جیسے ضروری موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے

کہ فاضل مصنف نے مطالعے اور عرق ریزی کے بعد اپنی کتاب شائقین علم کے لئے مفید سے مفید تر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس کے برعکس مفتاح السعادۃ کی ترتیب اگرچہ نہایت مبسوط ہے، لیعنی تخریج مصطلحات کے لئے ہر فن کے کئی درجے ہیں، ان کے ذیل میں مختلف شعبے اور پھر ان کے ماتحت مختلف فصول، مقدمات اور ذیلی عنوانات ہیں۔ لیکن اس کی افادیت کشاف کے اعتبار سے بدرجہا کم ہے۔ اس لئے کہ اس کتاب میں مصطلحات کے علاوہ جو کم و بیش مواد کے اعتبار سے کشاف جتنا ہی ہے کوئی علمی مقدمہ شامل نہیں کیا گیا۔ کشاف کے طریق پر لکھی گئی کتابوں میں دستور العلماء بھی ایک قابل ذکر کتاب ہے جس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب مذکورہ بالا دونوں کتابوں کے مقابلے میں علمی توازن کے اعتبار سے کمزور ہے۔ کیونکہ اس کی ترتیب جو حروف تہجی کے اعتبار سے کی گئی ہے اس میں لغت کی عام کتابوں کے طرز پر مواد کو جمع کر دیا گیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ: ڈاکٹر زبید احمد مترجم شاہد حسین، ۴۰۵۔

۲۔ ایضاً۔ نزہت الخواطر، ۶: ۲۷۸۔

۳۔ نزہت الخواطر، ۶: ۲۷۸۔

۴۔ تذکرہ علمائے ہند، مولوی رحمان علی: ۵۸۸۔ نزہت الخواطر، ۶: ۲۷۸

۵۔ تاریخ ادبیات عربی جلد دوم مقالہ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، ۳۳۰۔

۶۔ نزہت الخواطر، ۶: ۲۷۸۔

۷۔ کشاف الاصطلاحات والفنون: محمد اعلیٰ تھانوی، مقدمہ۔

۸۔ تذکرہ علمائے ہند: مولوی رحمان علی ۵۸۸۔

۹۔ ایضاً۔

۱۰۔ نزہت الخواطر، ۷ : ۲۶۸ ۔

۱۱۔ تاریخ ادبیات عربی جلد دوم : مقالہ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، ۴۳۰ ۔

۱۲۔ کشاف الاصطلاحات والفنون : محمد اعلی تھانوی ، ۱ : مقدمہ ۔

۱۳۔ کشاف الاصطلاحات والفنون : محمد اعلی تھانوی ، ۴ : صفحہ آخر ۔

اعلان

میں "جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض" کے زیرِ نگرانی "چودہویں صدی کے ہندوستانی و پاکستانی مفسرین اور ان کی تفسیریں" کے موضوع پر ایک مقالہ لکھ رہا ہوں۔ جن حضرات نے تفسیر پر کام کیا ہو وہ اپنا مختصر تعارف ارسال کریں اور اگر کوئی مطبوعہ کام ہو تو اس کی ایک کاپی ارسال کریں تاکہ اس پر تبصرہ کیا جا سکے۔

پتہ۔ محمد عبدالرشید ندوی، پوسٹ بکس نمبر ۵۴۴۶ کلیہ اصول الدین الریاض سعودی عربیہ۔